Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb (MIFT)
Volume 3 Issue 2, Fall 2023
ISSN$_{(P)}$: 2790 8216 ISSN$_{(E)}$: 2790 8224
Homepage: https://journals.umt.edu.pk/index.php/mift

Article QR

عربی اور پنجابی کا لسانی تعلق: تاثیر اور تاثر کے آئینے میں

Title:	**Linguistic Relations Between Arabic and Punjabi: Exploring Influences and Impacts**
Author (s):	Muhammad Awais Sarwar
Affiliation (s):	Govt. Islamia Associate College, Lahore Cantt, Lahore, Pakistan.
DOI:	https://doi.org/10.32350/mift.32.06
History:	Received: August 22, 2023, Revised: October 11, 2023, Accepted: October 26, 2023, Published: December 26, 2023
Citation:	Sarwar, Muhammad Awais. “Linguistic Relations Between Arabic and Punjabi: Exploring Influences and Impacts.” *Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb* 3, no. 2 (2023): 70–82. https://doi.org/10.32350/mift.32.06
Copyright:	© The Authors
Licensing:	This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License
Conflict of Interest:	Author(s) declared no conflict of interest

A publication of
Department of Islamic Thought and Civilization, School of Social Sciences and Humanities
University of Management and Technology, Lahore, Pakistan

عربی اور پنجابی کا لسانی تعلق: تاثیر اور تاثر کے آئینے میں

Linguistic Relations between Arabic and Punjabi: Exploring Influences and Impacts

Muhammad Awais Sarwar*

Govt. Islamia Associate College, Lahore Cantt, Lahore, Pakistan.

Abstract

The geographical ceremonies of Punjabi and Arabic cultures are not hidden from anyone. These two civilizations had been in close relationship in the past and even in the present day there are deep values among them. The economic and trade relations of these two regions also exist for centuries. The love of the people of Punjab for the Arabic language, the Arabic writings of Punjabi scholars and the Arabic poetry of the scholars belonging to this region also played an important role in creating the appreciation of this region in the hearts of the Arabs. It is clear from the research that in modern time, Arabic civilization has also been influenced by Punjabi civilization. Arabs are not only aware of Punjabi scholars but also appreciate them. In this article, the linguistic relations of Punjabi and Arabic languages have been made a topic and attention has been drawn to the fact that these two languages and these two civilizations are not alien to each other.

Key words: Arabic, Punjabi, Linguistics, Civilization, Culture, Arabic Poetry

۱- تمہید

عربی زبان اور عربی تہذیب نے غیر عرب دنیا پر دو طرح سے اپنا اثر ڈالا ہے۔ ایک تو عربی تہذیب نے بہ حیثیت تہذیب دنیا کو متاثر کیا اور دوسرا عربی زبان و تمدن نے اسلامی زبان اور اسلامی تمدن کی حیثیت سے غیر عرب دنیا پر اثر ڈالا ہے۔ برصغیر کی اقوام پر عربی زبان و ثقافت کا اثر دوسری قسم سے تعلق رکھتا ہے۔ اس خطے میں جن ثقافتوں کو عربی زبان اور عربی ثقافت نے متاثر کیا ہے اور ان سے لسانی و تہذیبی رشتے قائم کیے ہیں ان میں سے ایک پنجابی زبان و ثقافت بھی ہے۔ پنجابی اور عربی ثقافتوں کے جغرافیائی مراسم کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ دونوں تہذیبوں کا ماضی میں بھی گہرا رشتہ رہا ہے اور عصرِ حاضر میں بھی ان کے درمیان گہری قدریں موجود ہیں۔ ان دونوں خطوں کے معاشی اور تجارتی تعلقات بھی صدیوں سے موجود ہیں۔ پنجاب سے تعلق رکھنے والے مسلمان عالم عرب کو احترام اور تقدس کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ حرمین شریفین کی زیارت کو اپنے لیے زندگی کی سب سے بڑی سعادت سمجھتے ہیں۔ مرکز اسلام ہونے کی بنا پر عرب اور اہل عرب سے محبت ان کے ایمان کا حصہ ہے۔ دوسری طرف اہل پنجاب کی عربی زبان سے محبت، علمائے پنجاب کی عربی تصانیف اور اس خطے سے تعلق رکھنے والے اہل علم کی عربی شاعری نے اہل عرب کے دل میں بھی اس خطہ کی قدر و منزلت پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ خاص طور پر علامہ محمد اقبال کی شخصیت نے پنجاب اور عرب کے درمیان پل کا کردار ادا کیا۔ عرب چوں کہ علامہ اقبال سے محبت کرتے ہیں اور ان کی فکر و فلسفہ کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تو یہ احترام اہل عرب کو پنجاب کی محبت پر ابھارتا ہے۔

*Corresponding author: Muhammad Irfan at m.irfan@numl.edu.pk

۲- پنجابی زبان و ادب پر عربی کے اثرات

۲.۱- پنجابی ادب پر عربی کے اثرات

پنجابی زبان و ادب کا مطالعہ ہمیں بتاتا ہے کہ پنجابی الفاظ کا ایک بہت بڑا حصہ ایسا ہے جو عربی الفاظ اور اصطلاحات پر مشتمل ہے۔ خاص طور پر پنجابی زبان میں کی گئی صوفیانہ شاعری پر عربی زبان کے اثرات کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ وارث شاہ، سلطان باہو، بلھے شاہ اور دوسرے پنجابی شعرا نے ادب اور فن کے جو شاہکار تخلیق کیے ہیں ان پر عربی ادب کی گہری چھاپ نظر آتی ہے۔ پنجاب کی صوفیانہ شاعری میں نہ صرف الفاظ بلکہ معانی میں بھی عربی زبان کے ساتھ توارد و تناص اور اس زبان کا تاثر شدت سے نظر آتا ہے۔ یہ ایک تفصیلی موضوع ہے جس پر مستقل طور پر کام کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

۲.۲- شرعی اصطلاحات کا پنجابی میں استعمال

اسلامی اصطلاحات جو کہ اپنی اصل کے اعتبار سے عربی ہیں ان کا ذکر کثرت کے ساتھ پنجابی زبان میں ملتا ہے۔ جب ہم پنجابی لغت کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ پنجابی ذخیرہ الفاظ کا بہت بڑا حصہ عربی الاصل الفاظ پر مشتمل ہے۔ جانور کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا یا اللہ اکبر کہنا شرعی حکم ہے، اللہ اکبر کہنے کو عربی میں "تکبیر" کہا جاتا ہے۔ یہ لفظ پنجابی میں مختلف شکلوں میں استعمال ہوتا ہے، مثلا تکبیرن، تکبیرنا (تکبیر کہنا، ذبح کرنا) اور تکبیریا، تکبیریائیا (ذبح کیا ہوا، حلال کیا ہوا۔)[۱]

حالت نزع میں مبتلا شخص کے پاس کلمہ طیبہ کا ورد کرنا عربی میں "تلقین" کہلاتا ہے، یہی لفظ پنجابی میں تلقینن اور تلقیننا[۲] استعمال ہوتا ہے۔ لفظ عذاب کو پنجابی میں عذاب اور اجاب دونوں طرح استعمال کیا جاتا ہے۔[۳] اشرار (جمع شریر) اور اشراف (جمع شریف) یہ دونوں لفظ عربی کی طرح پنجابی میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔[۴]

۲.۳- عربی مفردات کا پنجابی میں استعمال

لفظ "دابت" دعوت اور عداوت کے معنی میں ہے اور ان الفاظ کی پنجابی شکل ہے۔ دعوت اور عداوت عربی زبان کے الفاظ ہیں۔[۵] "حیوان" عربی کا لفظ ہے جو زندگی، جاندار اور جانور کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، پنجابی لغت میں یہ لفظ اپنی اصل کے ساتھ ساتھ مختلف شکلوں میں استعمال ہوتا دکھائی دیتا ہے، مثلا: حیوانا، حیوانی، حیوانگی، حیوانیت۔[۶]

---

۱ تنویر بخاری، **پنجابی اردو لغت** (لاہور: اردو سائنس بورڈ، طبع اول ۱۹۸۹ء) ص ۵۲۲

۲ تنویر بخاری، **پنجابی اردو لغت**، ص ۵۲۸

۳ تنویر بخاری، **پنجابی اردو لغت**، ص ۸۴

۴ تنویر بخاری، **پنجابی اردو لغت**، ص ۱۲۹

۵ تنویر بخاری، **پنجابی اردو لغت**، ص ۸۲۷

۶ تنویر بخاری، **پنجابی اردو لغت**، ص ۸۲۴

واقف عربی زبان کا لفظ ہے، یہ مختلف شکلوں میں پنجابی لغت میں ملتا ہے، مثلاً: باقف بمعنی واقف[7] اور باکھی، باکفی بمعنی واقفیت[8]

عربی زبان میں بازو کو "باع" کہتے ہیں جبکہ پنجابی میں بازو کو بانہہ یا بانھ[9] کہتے ہیں جو بظاہر لفظ "باع" کی ہی پنجابی شکل ہے۔

اسی طرح پنجابی زبان میں استعمال ہونے والے الفاظ شریعتی، شریکا، شریکڑا، شریکن، شریکنی، شریکواں، شطان، شطانن، شطانی، شطونگڑا، شغل، شغلن اور شغلی[10] وغیرہ بھی اصل کے اعتبار سے عربی ساخت رکھنے والے الفاظ ہیں۔

آم کے لیے عربی زبان میں انبہ اور مانجو کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں، پنجابی زبان میں بھی آم کو امب، انبہ یا انب کہا جاتا ہے۔[11]

معمار کے لیے پنجابی میں راج اور مستری (مسطری) کا استعمال عام ہے، تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ "الراز" عربی میں رئیس البنائین یعنی معماروں کے سربراہ کو کہتے ہیں، قیاس یہی کہتا ہے کہ پنجابی میں "الراز" کے لفظ کو ہی بہ طور "راج" کے استعمال کیا گیا ہے۔ اسی طرح مسطری کا لفظ بھی عربی کے لفظ "مسطر" سے بنایا گیا ہے۔ مسطر اس آلے کو کہتے جسے دیواروں کو سیدھا رکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

یہاں ہم نے صرف چند ایک مثالیں ہی نقل کی ہیں، وگرنہ پنجابی لغات اور ذخیرہ الفاظ کا جائزہ لینے سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ پنجابی میں عربی زبان کے بے شمار الفاظ موجود ہیں، جو یا تو براہِ راست عربی سے پنجابی میں آئے ہیں یا دوسری زبانوں کے واسطے سے پنجابی میں دخیل ہوئے ہیں۔

اس موقع پر یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ دوسرے مسلمان علاقوں کی طرف پنجاب میں بھی نام رکھتے ہوئے عربی زبان کا چلن انتہائی عام ہے۔ ایک اندازے کے مطابق مسلمان علاقوں میں اسی فیصد سے زیادہ لوگوں کے نام عربی سے لیے جاتے ہیں۔ پنجاب سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں یہ عنصر بہت گہرا اور توجہ طلب ہے۔ پنجاب سے تعلق رکھنے والے مسلمان بھی بچوں کے عربی نام رکھنے کو اپنے لیے اعزاز کی بات سمجھتے ہیں، نیز جگہوں اور شوارع کے نام بھی عربی زبان سے لیے جاتے ہیں۔ یہ بھی ایک تفصیلی موضوع ہے جس پر تفصیلی کام کی ضرورت ہے۔

۳-پنجابی علماء کی عربی تصنیفات

۳.۱-عبدالحکیم سیالکوٹی

اسلامی و عربی علوم سے وابستگی کی بنیاد پر پنجاب سے تعلق رکھنے والے بہت سے علماء اور ادبا نے عربی میں کتابیں تصنیف کی ہیں، ان علما میں ایک نمایاں نام ملا عبدالحکیم سیالکوٹی (م: ۱۰۶۷ھ-۱۶۵۶ء) کا ہے، عبدالحکیم سیالکوٹی کی عربی تصنیفات نے آفاقی شہرت حاصل کی، آپ بہت قابل اور ممتاز عالم تھے اور شاہ جہان کے دربار سے منسلک رہے۔ ایک قابل مفسر اور حاشیہ نویس کی حیثیت سے ان کی شہرت ان کی زندگی میں ہی اس

---

[7] تنویر بخاری، **پنجابی اردو لغت**، ص ۱۹۸

[8] تنویر بخاری، **پنجابی اردو لغت**، ص ۱۹۹

[9] تنویر بخاری، **پنجابی اردو لغت**، ص ۲۰۴

[10] تنویر بخاری، **پنجابی اردو لغت**، ص ۱۰۸۰،۱۰۷۹

[11] تنویر بخاری، **پنجابی اردو لغت**، ص ۱۶۲ اور ۱۶۷

قدر دور تک پھیل گئی تھی کہ حاجی خلیفہ نے جو قسطنطنیہ میں رہتے تھے، اپنی کتاب میں ان کی چند تصانیف کا ذکر کیا ہے۔[۱۲] حالاں کہ یہ دونوں علماء ہم عصر تھے۔[۱۳] علامہ سیالکوٹی نے شیخ کمال الدین کشمیری سے کسب علم کیا، مسائل کو سمجھنے اور حل کرنے کی نئی راہوں کو بروئے کار لائے۔ شاہ جہان ان کی قابلیت کا بہت معترف تھا۔ دوبار ان کو چاندی سے تولا اور سب کی سب ان کو بخش دی۔ شاہ جہان نے انھیں "رئیس العلماء" کا خطاب دے رکھا تھا۔ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کی چند عربی تصنیفات یہ ہیں:

۱. الحاشية على تفسير البيضاوي: تفسیر بیضاوی کا یہ حاشیہ اگرچہ نامکمل رہ گیا تھا لیکن پھر بھی یہ اس تفسیر کے حواشی میں منفرد اور ممتاز مقام کا حامل ہے۔ یہ حاشیہ علامہ سیالکوٹی کی علمی قابلیت، دینی علوم پر عبور اور فہم قرآنی کی دلیل ہے۔ اس کتاب کی وجہ سے انھیں بہت شہرت حاصل ہوئی۔

۲. الحاشية على حاشية الخيالي على شرح التفتازاني للعقائد النسفية: علامہ سیالکوٹی کے لکھے ہوئے اس حاشیہ کی قدر و قیمت کا اندازہ حاجی خلیفہ کی اس رائے سے ہو سکتا ہے: "وهي أحسن الحواشي مقبولة عند الحكماء"[۱۴] یعنی حکماء میں جو حواشی مقبول ہیں ان میں یہ سب سے بہتر ہے۔

۳. الحاشية على شرح المواقف: یہ کتاب برصغیر پاک و ہند میں "شرح المواقف" کی پہلی شرح ہے۔

۴. الرسالة الخاقانية: اس کتاب کا نام "الدر الثمين" ہے اور یہ علم باری تعالیٰ کے مسئلہ پر متکلمانہ تحقیق ہے۔

۵. الحاشية على الميبذي

۶. الحاشية على مير قطبي

۷. تكملة حاشية عبد الغفور على شرح الجامي

۸. حاشية على حاشية عبد الغفور على شرح الجامي: یہ دونوں کتابیں استنبول سے شائع ہوئی ہیں۔

۹. حاشية المطول: یہ شرح استنبول سے شائع ہوئی ہے اور پاک و ہند اور ترکی میں علماء اس کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

۲.۳۔ رضی الدین حسن صغانی لاہوری

پنجاب سے تعلق رکھنے والے ایک عالم، محدث اور ماہر لسانیات "رضی الدین حسن بن حسن صغانی لاہوری" ہیں۔ حسن صغانی کے والد صغان سے ہجرت کر کے لاہور آئے تھے، ۱۱۷۴ء میں حسن صغانی لاہور میں پیدا ہوئے۔ علامہ صغانی نے بغداد میں بھی قیام کیا اور عباسی خلافت کے ایلچی کی حیثیت سے ایک عرصے تک ہندوستان میں قیام پذیر رہے۔ ۱۲۵۲ء میں ان کا انتقال بغداد میں ہی ہوا۔[۱۵] ان کی مشہور کتابیں یہ ہیں:

۱. مشارق الأنوار النبوية من صحاح الأخبار المصطفوية

---

[۱۲]- حاجی خلیفہ، **کشف الظنون** (بیروت: دار احیاء التراث العربی) ۱:۶۸۴

[۱۳]- زبید احمد، ڈاکٹر، **عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ، ترجمہ شاہد حسین رزاقی** (لاہور: ادارۂ ثقافت اسلامیہ، طبع ثالث ۱۹۹۱ء) ص ۶۱

[۱۴]- حاجی خلیفہ، **کشف الظنون** (بیروت: دار احیاء التراث العربی) ۱:۶۸۴

[۱۵]- زبید احمد، ڈاکٹر، **عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ، ترجمہ شاہد حسین رزاقی**، ص ۷۱

۲. در الصحابة في بيان مواضع وفيات الصحابة

۳. الرسالة في الموضوعات من الحديث

۴. العباب: یہ کتاب مستند عربی لغات میں شمار کی جاتی ہے۔ اس لغت کے بارے میں ڈاکٹر زبید احمد رقم طراز ہیں: "صحاح کے زمانہ تالیف سے لے کر مزہر کے مؤلف کے عہد تک علمِ لغت پر جتنی کتابیں لکھی گئیں یہ ان میں اہم ترین تالیف ہے۔ یہ کتاب اس قدر مشہور ہے کہ اس کے متعلق کچھ اور لکھنے کی ضرورت نہیں۔"[۱۶]

۵. تکملة وذیل وصلة

۶. کتاب الأضداد

۷. کتاب الذئب

۳.۳- شیخ جلال تھانیسری

شیخ جلال تھانیسری (م: ۱۵۷۴ء) جو کہ ایک عالم دین اور صوفی بزرگ تھے۔ انھوں نے "تحقيق أراضي الهند" کے نام سے ایک کتاب عربی زبان میں تحریر کی تھی۔[۱۷]

۳.۴- عبد الکریم بن محمد لاہوری

عبد الکریم بن محمد لاہوری شیخ نظام الدین بلخی کے مرید تھے، وہ ایک عالم صوفی تھے اور سلسلۂ چشتیہ سے وابستہ تھے۔ انھوں نے تصوف پر متعدد کتابیں لکھیں۔ ان کی ایک عربی کتاب "عقائد الموحدين "علم الکلام سے متعلق ہے۔[۱۸]

۳.۵- عبد اللہ فلسفی

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ پہلا فلسفی عالم جس نے برصغیر میں فلسفہ کے مطالعے کو فروغ دیا اس کا نام "عبد اللہ" تھا۔ وہ ملتان کے قریب ایک گاؤں تلنبہ کا رہنے والا تھا۔ سکندر لودھی کے عہدِ حکومت میں وہ اپنا گاؤں چھوڑ کر دہلی چلا گیا اور وہیں سکونت اختیار کی۔ عبد اللہ کے علم وفضل کی وجہ سے بادشاہ اس کی بہت عزت کرتا تھا اور جب وہ درس دیتا تو سکندر لودھی نہایت خاموشی کے ساتھ درس گاہ کے ایک کونے میں بیٹھ جاتا۔ عبد اللہ پہلا ہندی مصنف تھا جس نے فلسفے پر کتابیں لکھیں۔ اس نے "بدیع المیزان" کے نام سے منطق کی مشہور کتاب "میزان المنطق" کی ایک شرح لکھی۔ یہ شرح اور اصل متن اب بھی مقبول ہیں اور پاک وہند کے طلبہ ان سے بہت استفادہ کرتے ہیں۔[۱۹]

علاوہ ازیں پنجاب سے تعلق رکھنے والے بہت سے صوفی بزرگوں بالخصوص سلطان باہو نے عربی زبان میں مختلف کتابیں تحریر کی ہیں۔

۱۶- زبید احمد، ڈاکٹر، **عربی ادبیات میں پاک وہند کا حصہ، ترجمہ شاہد حسین رزاقی**، ص ۲۰۳

۱۷- زبید احمد، ڈاکٹر، **عربی ادبیات میں پاک وہند کا حصہ، ترجمہ شاہد حسین رزاقی**، ص ۹۵

۱۸- زبید احمد، ڈاکٹر، **عربی ادبیات میں پاک وہند کا حصہ، ترجمہ شاہد حسین رزاقی**، ص ۱۰۶

۱۹- زبید احمد، ڈاکٹر، **عربی ادبیات میں پاک وہند کا حصہ، ترجمہ شاہد حسین رزاقی**، ص ۱۴۱

جدید زمانے میں بھی پنجاب سے تعلق رکھنے والے بہت سے اہلِ علم نے عربی زبان میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں، یہ موضوع بہت تفصیل طلب ہے اور اس حوالے سے مستقل تحقیقی کام کی ضرورت ہے۔

۴-علامہ محمد اقبال اور عرب دنیا

پنجاب سے تعلق رکھنے والے وہ قدیم مصنفین جنھوں نے عربی زبان میں شہرۂ آفاق کتابیں لکھی ہیں ان کا تذکرہ تو اوپر کی سطور میں آچکا ہے، لیکن پنجاب سے تعلق رکھنے والی وہ شخصیت جس نے عالمِ عرب کو سب سے زیادہ متاثر کیا وہ علامہ محمد اقبال کی شخصیت ہے، عربی دنیا میں علامہ اقبال کو "اقبال لاهوری" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ علامہ اقبال عربی زبان کے عالم تھے اور عربی ادب سے بہت متاثر تھے اور اس کا اظہار ان کی شاعری میں بارہا ہوتا ہے۔ علامہ اقبال کی شاعری، ان کے اسلوب، تعبیرات اور خیالات میں عربی زبان وادب کے اثرات بہت گہرے ہیں، اس موضوع پر بہت لکھا اور بیان کیا گیا ہے۔ لیکن قابل ذکر بات یہ ہے کہ اپنے زمانے کے عربوں کے ساتھ ان کے گہرے مراسم تھے اور وہ عرب دنیا کے حالات پر گہری نگاہ رکھتے تھے۔ ضربِ کلیم میں "امرائے عرب سے" کے عنوان سے ایک نظم میں وہ عرب دنیا کے لیڈروں کو کچھ یوں مخاطب ہوتے ہیں:

کرے یہ کافرِ ہندی بھی جرأتِ گفتار اگر نہ ہو امرائے عرب کی بے ادبی
یہ نکتہ پہلے سکھایا گیا کس امت کو وصالِ مصطفوی، افتراقِ بولہبی
نہیں وجود حدود و ثغور سے اس کا محمدِ عربی سے ہے عالمِ عربی[۲۰]

علامہ اقبال اسلامی دنیا میں اہل کی عربی کی سیادت کے نہ صرف قائل تھے بلکہ اس کے بے باک داعی بھی تھی، پہلی جنگِ عظیم کے بعد جب فاتح قوموں نے جمعیتِ اقوال یعنی "لیگ آف نیشنز" کی بنیاد رکھی جس کا مقصد دنیا میں امن قائم کرنا تھا۔ اس لیگ کا مرکز سوئٹزرلینڈ کا مشہور شہر جنیوا تھا، علامہ اقبال نے اس لیگ کو ایک ڈھونگ قرار دیتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ اسلام کا مرکز مکہ، دنیا کو جمعیت آدم کا پیغام دیتا ہے:

اس دور میں اقوام کی صحبت بھی ہوئی عام پوشیدہ نگاہوں سے رہی وحدتِ آدم!
تفریقِ ملل حکمتِ افرنگ کا مقصود اسلام کا مقصود فقط ملتِ آدم!
مکے نے دیا خاکِ جنیوا کو یہ پیغام جمعیتِ اقوام کہ جمعیتِ آدم؟[۲۱]

عرب دنیا میں علامہ اقبال کے تعارف اور شہرت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ان کی اردو اور فارسی شاعری کے ایک سے زیادہ عربی ترجمے کیے گئے اور انھیں شائع بھی کیا گیا ہے۔ علامہ اقبال کی شاعری کے عربی ترجمہ کی سب سے بہترین کاوش ڈاکٹر سید عبد الماجد غوری کی ہے، جنھوں نے کلیات اقبال کو "ديوان محمد إقبال: الأعمال الكاملة" کے نام سے مرتب کیا اور بیروت کے دار ابن کثیر نے کلیات اقبال کے اس عربی ترجمہ کو شائع کیا ہے۔

۲۰- علامہ محمد اقبال، **کلیات اقبال، ضربِ کلیم** (لاہور: فیروز سنز، طبع اول ۲۰۰۸ء) ص ۵۴۸

۲۱- علامہ محمد اقبال، **کلیات اقبال، ضربِ کلیم**، ص ۵۴۳

۵-علامہ اقبال کی شخصیت اور فن، عربی زبان میں

علامہ اقبال کی شخصیت، فکر و فن اور فلسفے کے موضوع پر عربی زبان میں ان گنت کتابیں اور مضامین تحریر کیے گئے ہیں۔ عرب دنیا میں اقبال کو روشناس کرانے میں سب سے نمایاں کردار مولانا ابو الحسن علی الندوی (م:۲۰۰۰ء) کا ہے جو بہت بڑے اقبال شناس اور عربی زبان وادب کے سرخیل تھے۔ مولانا ندوی نا صرف اقبال کے ہم عصر تھے بلکہ انھیں علامہ اقبال سے دوبار ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔ انھوں نے "روائع اقبال" کے نام سے فصیح و بلیغ عربی میں فکرِ اقبال کا تعارف پیش کیا۔ یہ کتاب عربی زبان میں اقبال شناسی کے حوالے سے ممتاز ترین مقام کی حامل ہے۔ عربی زبان میں علامہ محمد اقبال کے فکر و فلسفہ کے تعارف پر مبنی جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں سے چند اہم کتابیں یہ ہیں:

۱. روائع إقبال، ابو الحسن علی ندوی
۲. تجدید التفکیر الدیني في الإسلام، علامہ اقبال، ترجمہ عباس محمود
۳. محمد إقبال، فیلسوف الذات، ڈاکٹر حسن حنفی
۴. درر من شعر اقبال، ترجمہ امیرۃ نور الدین داود
۵. النھر الخالد، تالیف جاوید اقبال، ترجمہ ظہور احمد اظہر
۶. الشاعر والفیلسوف والمصلح محمد إقبال، تالیف عابد رسمی علی
۷. شاعر الإسلام الدکتور محمد إقبال، تالیف ابو الحسن علی الندوی
۸. إقبال، الشاعر الثائر، تالیف نجیب الکیلانی
۹. فلسفۃ إقبال، تالیف علی حسون
۱۰. شاعر الشرق، محمد إقبال، تالیف امجد حسن سید احمد، ابراہیم محمد ابراہیم
۱۱. مع إقبال، شاعر الوحدۃ الإسلامیۃ، عبد اللطیف الجوھری

۶-پنجاب سے تعلق رکھنے والے عربی شعرا

پنجاب کی سرزمین سے تعلق رکھنے والے بہت سے اہل علم ایسے ہیں جنھوں نے عربی زبان میں شاعری کی اور اپنی فنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ ایسے کچھ شعرا کا مختصر تعارف حروف تہجی کی ترتیب پر یہاں دیا جارہا ہے:

۱. احمد حسین قریشی قلعداری: گجرات کے گاؤں قلعدار سے تعلق تھا۔ ۳مارچ ۱۹۲۳ء کو پیدا ہوئے۔ ان کا دیوان "حمد و نعت" کے عنوان سے ۱۹۹۴ء میں گجرات کے مکتبہ ظفر سے شائع ہوا۔[۲۲]

۲. اصغر علی روحی (۱۸۱۷ء-۱۹۵۳): اصغر علی روحی کا شمار پنجاب کے معروف عربی شعرا میں ہوتا ہے۔ آپ کا تعلق وزیر آباد اور گجرات کے درمیان ایک گاؤں "کٹھالہ" سے تھا۔[۲۳]

---

[۲۲]- ہمدانی، حامد اشرف، ڈاکٹر، **شعراء العربیۃ في باکستان** (لاہور: قسم التالیف والترجمۃ (پنجاب یونیورسٹی) طبع اول اپریل ۲۰۱۲ء) ص ۱۵

۳. پیر محمد حسن (۱۹۰۴ء۔۱۹۹۹ء): امر تسر میں پیدا ہوئے اور پنجاب یونیورسٹی لاہور میں تعلیم حاصل کی۔ عربی زبان کے مایہ ناز شاعر اور پچاس سے زائد کتابوں کے مصنف تھے۔ ۱۹ اگست ۱۹۹۹ء کو راولپنڈی میں انتقال ہوا۔[۲۴]

۴. جمیل احمد تھانوی، مفتی (۱۹۹۵ء): ۱۹۰۳ء میں تھانہ بھون میں پیدا ہوئے اور ۲۵ دسمبر ۱۹۹۵ء کو لاہور میں انتقال ہوا۔ جامعہ اشرفیہ کے صدر مفتی ہونے کے ساتھ ساتھ عربی کے پختہ شاعر تھے۔ شاعری کے علاوہ بھی عربی میں فقہی اور علمی کتابیں تالیف کیں۔[۲۵]

۵. حامد میاں (۱۹۲۶ء۔۱۹۸۸ء): دیوبند میں پیدا ہوئے اور تعلیم حاصل کرنے کے بعد لاہور آئے جہاں جامعہ مدنیہ کے نام سے ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ عربی میں کچھ کتابیں لکھیں اور شاعری بھی کی۔ لاہور میں ہی انتقال ہوا۔[۲۶]

۶. رحمت علی خان سامی (۱۸۸۶ء۔۱۹۶۵ء): گجرات میں پیدا ہوئے اور عربی میں کئی کتابیں تالیف کیں۔ عربی کے باکمال شاعر تھے۔ گجرات میں انتقال ہوا اور وہیں مدفون ہیں۔[۲۷]

۷. ظہور احمد اظہر: ۱۶ نومبر ۱۹۳۷ء کو خوشاب میں پیدا ہوئے۔ پاکستان میں عربی زبان و ادب کا اہم ستون شمار کیے جاتے ہیں۔ عربی زبان میں اعلیٰ پایے کی شاعری کرتے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی کے جلیل القدر اساتذہ میں شمار ہوتا ہے۔ عربی زبان میں کئی کتابیں اور مضامین تحریر کیے ہیں۔ عرب دنیا میں پاکستان کا تعارف کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔

۸. عبد العزیز خالد: ۱۴ جنوری ۱۹۲۷ء کو جالندھر میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۴ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے لاہور آئے۔ قیام پاکستان کے بعد اپنے خاندان کے ہمراہ پاکستان ہجرت کی اور کوٹ شاکر میں قیام پذیر ہوئے۔ اردو اور عربی زبان کے شاعر ہیں۔[۲۸]

۹. عبد المنان دہلوی (۱۹۲۲ء۔۱۹۷۴ء): دہلی میں پیدا ہوئے اور پھر تحصیل علم کے لیے سرگودھا آئے۔ قیام پاکستان کے بعد لاہور آ گئے تھے لیکن دوبارہ ہندوستان واپس چلے گئے۔ عربی، فارسی اور اردو میں شاعری کرتے تھے۔[۲۹]

۱۰. عبد الواحد ندیم: ۱۹۴۹ء میں ملتان میں پیدا ہوئے۔ ایک ممتاز عالم دین اور عربی زبان کے ادیب اور شاعر ہیں۔[۳۰] پنجاب یونیورسٹی میں شعبہ عربی کے استاذ ڈاکٹر عبد الماجد ندیم کے والد ہیں۔

۲۳۔ ہمدانی، حامد اشرف، ڈاکٹر، شعراء العربیۃ في باکستان، ص ۱۷۔۲۱

۲۴۔ ہمدانی، حامد اشرف، ڈاکٹر، شعراء العربیۃ في باکستان، ص ۴۰۔۴۳

۲۵۔ ہمدانی، حامد اشرف، ڈاکٹر، شعراء العربیۃ في باکستان، ص ۴۷۔۵۲

۲۶۔ ہمدانی، حامد اشرف، ڈاکٹر، شعراء العربیۃ في باکستان، ص ۵۳۔۵۴

۲۷۔ ہمدانی، حامد اشرف، ڈاکٹر، شعراء العربیۃ في باکستان، ص ۵۵۔۵۶

۲۸۔ ہمدانی، حامد اشرف، ڈاکٹر، شعراء العربیۃ في باکستان، ص ۱۲۱۔۱۲۳

۲۹۔ ہمدانی، حامد اشرف، ڈاکٹر، شعراء العربیۃ في باکستان، ص ۱۴۳۔۱۵۰

۱۱۔ عطاء المنعم شاہ بخاری(۱۹۲۶ء۔۱۹۹۵ء): مشہور خطیب اور عالم سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے بیٹے ہیں۔ امرتسر میں پیدا ہوئے اور قیام پاکستان کے بعد ملتان میں قیام پذیر رہے۔ ۲۴اکتوبر ۱۹۹۵ء کو ملتان میں ہی انتقال ہوا۔ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ عربی زبان میں ان کے قصائد مختلف رسائل میں شائع ہوئے ہیں۔[۳۱]

۱۲۔ غلام محمد جلوانوی(۱۸۹۳ء۔۱۹۵۶ء): ٹوبہ ٹیک سنگ سے تعلق تھا۔ عربی شاعری کے ذریعے قرآن مجید کی تفسیر کرتے تھے۔[۳۲]

۱۳۔ فیوض الرحمن عثمانی(۱۹۰۰ء۔۱۹۵۸ء): دیوبند میں پیدا ہوئے اور تعلیم مکمل کرنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی میں تدریس کے فرائض سرانجام دیے۔ عربی کے شاعر تھے۔[۳۳]

۱۴۔ محمد ادریس کاندھلوی(م:۱۹۷۴ء): جامعہ اشرفیہ کے ممتاز ترین محدث تھے، کاندھلہ میں پیدا ہوئے لیکن زندگی کا آخری حصہ لاہور میں گزرا۔ عربی زبان کے مایہ ناز ادیب اور شاعر تھے۔ عربی زبان میں ان کی لکھی گئی کتابوں کی تعداد تقریباً بیس ہے، المقامات الحريرية پر ان کا لکھا ہوا حاشیہ اور مشکوۃ المصابیح کی شرح "التعليق الصبيح في شرح مشكاة المصابيح" ان کی وہ تالیفات ہیں جن سے اہل عرب بھی استفادہ کرتے ہیں۔

۱۵۔ محمد افضل فقیر(۱۹۳۶ء۔۱۹۹۴ء): نارنگ منڈی سے تعلق تھا۔ عربی کے ماہر عالم اور شاعر تھے۔[۳۴]

۱۶۔ محمد امین علی نقوی: فیصل آباد سے تعلق تھا۔ ان کی شاعری کے دو مجموعے القصيدة الامينية اور رداء الوردة على قصيدة البردة شائع ہوئے ہیں۔[۳۵]

۱۷۔ محمد انوار الحسن شیر کوٹی(م:۱۹۷۶ء): بجنور کے علاقے شیر کوٹ میں پیدا ہوئے۔ دار العلوم دیوبند سے تعلیم حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی سے بی اے اور ایم اے اردو کیا۔ فیصل آباد میں تدریس کرتے رہے۔ بہت سی کتابیں لکھیں اور عربی کے شاعر تھے۔[۳۶]

۳۰۔ ہمدانی، حامد اشرف، ڈاکٹر، **شعراء العربية في باكستان**، ص ۱۵۱-۱۵۴

۳۱۔ ہمدانی، حامد اشرف، ڈاکٹر، **شعراء العربية في باكستان**، ص ۱۶۳-۱۶۸

۳۲۔ قریشی، محمد اسحاق، **المديح النبوى فى شبه القارة الهندية الباكستانية** (مقالہ پی ایچ ڈی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور) ص ۸۲۳۔ اختر راہی، **تذکرہ علماء پنجاب** (لاہور: مکتبہ رحمانیہ) ۲:۴۸۹

۳۳۔ فیوض الرحمن، **مشاہیر علماء دیوبند** (ملتان: طیب اکیڈمی، ۱۹۹۸ء) ص ۳۷۴

۳۴۔ ہمدانی، حامد اشرف، ڈاکٹر، **شعراء العربية في باكستان**، ص ۲۳۴

۳۵۔ ہمدانی، حامد اشرف، ڈاکٹر، **شعراء العربية في باكستان**، ص ۲۴۱

۳۶۔ ہمدانی، حامد اشرف، ڈاکٹر، **شعراء العربية في باكستان**، ص ۲۴۷

۱۸. محمد حسین اقبال قادری: ۱۹۴۷ء کو فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ عربی زبان کے عمدہ شاعر ہیں۔[۳۷] ان کی عربی شاعری کے دو مجموعے فیصل آباد سے شائع ہو چکے ہیں۔ پہلے مجموعے کا نام "حدیث النفس" (طبع اول: ۱۹۹۵ء) اور دوسرے مجموعے کا نام "حدیث الجنان" (طبع اول: ۲۰۲۱ء) ہے۔

۱۹. محمد خورشید رضوی: ۱۹۴۲ء کو امروہہ میں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد ساہیوال میں قیام پذیر ہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی سے عربی کی تعلیم حاصل کی۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے وابستہ رہے۔ اردو کے شہرہ آفاق شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ عربی زبان وادب کے ممتاز ترین اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں بھی گرانقدر شاعری کی ہے۔[۳۸]

۲۰. محمد ضیاء الحق صوفی (۱۹۱۱ء۔۱۹۸۹ء): لاہور میں پیدا ہوئے اور یہیں انتقال ہوا۔ عربی زبان وادب کا سرمایہ تھے۔ بہت سی کتابیں لکھیں۔ عربی شاعری کا دیوان ہے۔[۳۹]

۲۱. محمد عالم قریشی (۱۹۵۵ء): گجرات سے تعلق تھا ان کی شاعری کا دیوان "دیوان العالم" کے نام سے مخطوط شکل میں ہے۔[۴۰]

۲۲. محمد موسیٰ روحانی بازی (م: ۱۹۹۸ء): ڈیرہ اسماعیل خان میں پیدا ہوئے اور جامعہ اشرفیہ لاہور سے وابستہ رہے۔[۴۱] عربی زبان میں کئی کتابیں لکھیں، جن میں سے کچھ مطبوعہ اور اکثر غیر مطبوعہ ہیں۔ ان کی بعض کتابیں مکمل طور پر منظوم ہیں۔ عربی زبان اور عربی شاعری پر ان کی دسترس کا یہ عالم تھا کہ عربی میں "شیر" کے لیے استعمال ہونے والے تمام الفاظ منظوم انداز میں ایک رسالے میں جمع کیے ہیں۔ اس رسالے کا نام "فتح الصمد بنظم أسماء الأسد" ہے۔ اسے ادارہ تصنیف وادب، لاہور نے شائع کیا ہے۔ یہ قصیدہ انھوں نے اپنے ایک استاد کی وفات کے بعد ان کی یاد میں تحریر کیا تھا۔

۲۳. منظور احمد نعمانی (۱۹۳۶ء۔۱۹۷۳ء): رحیم یار خان میں پیدا ہوئے اور لاہور میں انتقال ہوا۔ بہت سی کتابوں کے مصنف اور عربی کے شاعر تھے۔[۴۲]

۲۴. نصیر الدین نصیر: گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی سے تعلق تھا۔ بہت معروف خطیب عالم دین اور عربی واردو زبان کے شاعر تھے۔[۴۳]

۳۷۔ ہمدانی، حامد اشرف، ڈاکٹر، شعراء العربية في باكستان، ص۲۶۶

۳۸۔ ہمدانی، حامد اشرف، ڈاکٹر، شعراء العربية في باكستان، ص۲۷۴

۳۹۔ بشریٰ اسماء، **الدکتور محمد ضیاء الحق صوفی، دیوانہ وخدماتہ** (مقالہ ایم اے عربی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور ۱۹۹۵ء)

۴۰۔ عبداللہ، محمود محمد، **اللغۃ العربیۃ فی باکستان** (اسلام آباد: وفاقی وزارتِ تعلیم، ۱۹۸۴ء) ص۴۴۰

۴۱۔ ہمدانی، حامد اشرف، ڈاکٹر، شعراء العربية في باكستان، ص۳۱۶

۴۲۔ ہمدانی، حامد اشرف، ڈاکٹر، شعراء العربية في باكستان، ص۳۶۲

۴۳۔ ہمدانی، حامد اشرف، ڈاکٹر، شعراء العربية في باكستان، ص۳۶۹

۷-عربوں میں پنجابی زبان کی تعلیم

ایک بدیہی حقیقت ہے کہ مختلف قوموں کا میل جول باہمی ثقافتوں کے تعارف اور تبادلہ کا باعث بنتا ہے۔ موجودہ دور پنجابی ثقافت کی جو تصویر عرب دنیا میں دکھائی دیتی ہے اس کا ایک بہت بڑا سبب مشرقی اور مغربی پنجاب سے تعلق رکھنے والے ہنر مند تارکینِ وطن ہیں جنھوں نے کسبِ معاش کے لیے عالم عرب یا مشرقِ وسطیٰ کا انتخاب کیا۔ یہ ہنر مند عربی دنیا میں پنجابی ثقافت اور پنجابی زبان وادب کے تعارف کا باعث بنے۔ یہاں تک کہ اس ثقافت کی اعلیٰ اقدار نے اہل عرب کو اتنا متاثر کیا کہ بہت سے عربوں نے پنجابی زبان سیکھی اور اس زبان کے مایہ ناز ادب سے استفادہ کیا۔ انٹرنیٹ پر ایسی بہت سی ویب سائٹس اور سافٹ ویئرز موجود ہیں جن میں عربی زبان کے ذریعے پنجابی زبان سیکھنے کے مواقع میسر ہیں۔ ان ویب سائٹس میں سے کچھ کے لنک یہاں پیش کیے رہے ہیں:

۱. http://dictionary.reverso.net/arabic-english/پنجاب
۲. http://ilanguages.org/ar/punjabi.php
۳. http://ilanguages.org/ar/punjabi_vocabulary.php

۸-عربی زبان میں پنجابی ثقافت کی تاریخ

اہل عرب میں پنجابی ثقافت کے تعارف کا ایک ذریعہ انگریزی زبان میں تحریر کردہ وہ مواد بھی ہے جس میں پنجابی ثقافت کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ اس سلسلے کی ایک اہم کتاب ۱۹۸۴ء کے واقعات کے تناظر میں لکھی گئی کتاب "Punjab Story" ہے، یہ کتاب لکھی تو انگریزی زبان میں گئی ہے لیکن عاطف عبد الحمید نے عربی زبان میں اس کتاب پر ایک گراں قدر تحقیقی مضمون لکھا ہے جو اس کتاب کے جملہ مضامین کا احاطہ کرتا ہے۔[۴۴] اسی طرح تقسیم ہند سے پہلے ایک مسیحی مبلغ تھامس گراہم کی انگریزی زبان میں لکھی گئی کتاب "A Brief Grammar of Punjabi" کا تعارف بھی عربی زبان میں انٹرنیٹ پر موجود ہے۔[۴۵] اسی طرح انٹرنیٹ پر عربی زبان میں پنجابی ثقافت کا خاطر خواہ تعارف موجود ہے۔ مشہور ویب سائٹ ویکیپیڈیا کے عربی ورژن میں پنجابیت سے متعلق جہاں دوسرے آرٹیکلز موجود ہیں تو "الثقافة البنجابية" کے عنوان سے ایک مضمون میں پنجابی ثقافت، لباس، زبان، شادی بیاہ، علم وادب، موسیقی اور پنجابی غذاؤں کا خاطر خواہ تعارف پیش کیا گیا ہے۔[۴۶]

ویکیپیڈیا (عربی) پر پنجابی ثقافت کے ساتھ ساتھ پنجاب، سلطان باھو، بلھے شاہ اور علامہ محمد اقبال کے علاوہ پنجاب سے تعلق رکھنے والی بہت سی شخصیات بالخصوص پنجاب کے صوفی شعرا کا خاطر خواہ تذکرہ اور ان کے سوانحی خاکے عربی زبان میں موجود ہیں۔ ان شخصیات کا عربی زبان میں تذکرہ اہل عرب کو پنجابی ثقافت سے روشناس کرانے کا اہم ذریعہ ہے۔ نیز عربی زبان میں سکھ ازم کے بارے میں خاطر خواہ مواد موجود ہے جس میں پنجابی ثقافت کا ذکر یقینی طور پر شامل رہتا ہے۔

۴۴- قصة بنجاب/http://www.aljazeera.net/knowledgegate/books/۲۰۰۵/۹/۲۲

۴۵- https://www.wdl.org/ar/item/۹۷۰۴/

۴۶- اس موضوع کو تفصیل سے دیکھنے کے لیے اس لنک کو استعمال کیا جا سکتا ہے: ar.wikipedia.org/wiki/الثقافة_البنجابية

۹- خلاصۂ بحث

یہ بات شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ اسلام کی محبت میں اہل پنجاب نے عربی تہذیب اور عربی زبان وادب کے اثرات کو شدت کے ساتھ قبول کیا ہے۔ پنجاب اور خاص طور پر پاکستانی پنجاب میں موجود دینی مدارس، سکولز، کالجز اور جامعات میں عربی زبان کی تعلیم کا معمول گزشتہ کئی صدیوں سے جاری ہے۔ پنجاب سے تعلق رکھنے والے لوگ مشرقِ وسطیٰ میں کئی دہائیوں سے موجود ہیں، یہ لوگ وہاں ملازمت کے ساتھ ساتھ تہذیبوں کے اختلاط کا بھی سبب بن رہے ہیں۔ جس کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ عرب ممالک میں رائج عربی لہجات پر بھی پنجابی زبان کے اثرات کسی نہ کسی طرح موجود ہیں۔

کتابیات

اختر راہی، **تذکرہ علماء پنجاب** (لاہور: مکتبہ رحمانیہ)

بشریٰ اسماء، **الدکتور محمد ضیاء الحق صوفی، دیوانہ وخدماتہ** (مقالہ ایم اے عربی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور ۱۹۹۵ء)

تنویر بخاری، **پنجابی اردو لغت** (لاہور: اردو سائنس بورڈ، طبع اول ۱۹۸۹ء)

حاجی خلیفہ، **کشف الظنون** (بیروت: دار احیاء التراث العربی)

روحانی بازی، محمد موسیٰ، **فتح الصمد بنظم اسماء الاسد** (لاہور: ادارہ تصنیف وادب)

زبید احمد، ڈاکٹر، **عربی ادبیات میں پاک وہند کا حصہ، ترجمہ شاہد حسین رزاقی** (لاہور: ادارۂ ثقافت اسلامیہ، طبع ثالث ۱۹۹۷ء)

عبد اللہ، محمود محمد، **اللغۃ العربیۃ فی باکستان** (اسلام آباد: وفاقی وزارتِ تعلیم، ۱۹۸۴ء)

علامہ محمد اقبال، **دیوان محمد اقبال، الاعمال الکاملۃ**، تحقیق وترتیب: ڈاکٹر سید عبد الماجد غوری، (بیروت: دار کثیر، طبع ثالث، ۲۰۰۷ء)

علامہ محمد اقبال، **کلیات اقبال، ضربِ کلیم** (لاہور: فیروز سنز، طبع اول ۲۰۰۸ء)

فیوض الرحمن، **مشاہیر علماء** (ملتان: طیب اکیڈمی، ۱۹۹۸ء)

قریشی، محمد اسحاق، **المدیح النبوی فی شبہ القارۃ الھندیۃ الباکستانیۃ**، (مقالہ پی ایچ ڈی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۷۹ء)

محمد حسین قادری، **حدیث الجنان** (فیصل آباد: گلستان کالونی، ۲۰۲۱ء)

محمد حسین قادری، **حدیث النفس** (فیصل آباد: گلستان کالونی، ۱۹۹۵ء)

ہمدانی، حامد اشرف، ڈاکٹر، **شعراء العربیۃ فی باکستان** (لاہور: قسم التالیف والترجمۃ (پنجاب یونیورسٹی) طبع اول اپریل ۲۰۱۲ء)